دار الافتاء

گیس کی قلت کی صورت میں گیس کمپریسر لگانے کا حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ:

آج کل ہمارے علاقے میں ہمارے علم کے مطابق تقریباً ہر گھر میں گیس کمپریسر موجود ہے اور ہر شخص اس قابل نہیں کہ وہ سیلنڈر کا استعمال بھی کر سکے، کیوں کہ آج کل سیلنڈر گیس ۲۰۰ روپے کلو ہے، اس صورت میں گیس کمپریسر گیس کھینچ کر اس کا پریشر بڑھا دیتی ہے۔ کچھ تو اس کا استعمال فقط کھانا پکانے کی حد تک کرتے ہیں اور کچھ اس کو عام استعمال کرتے ہیں، یعنی ہیٹر، گیزر وغیرہ سب اس پر سارا دن چلتے ہیں۔ اس کے بارے میں راہنمائی فرمادیں کہ آیا کہ:

یہ کسی صورت میں ''الضرورات تسبیح المحظورات'' کے تحت جائز ہوسکتی ہے؟

اگر جائز ہوگی تو اس کی دلیل اور جواز کی حد کیا ہوگی؟ یا یہ کسی صورت جائز نہیں ہے؟

اگر جواز کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس کا استعمال کرنے والے حرام کے مرتکب ہیں یا حرام سے نچلے درجے پر گناہگار ہیں؟

براہِ کرم شرعی راہنمائی عطا فرمائیں۔ مستفتی: عبدالصمد

الجواب حامداً و مصلیاً

صورتِ مسئولہ میں زیادہ گیس کھینچنے کے لیے گھر میں غیر قانونی طور پر گیس کمپریسر لگانا شرعاً جائز نہیں ہے، اس لیے کہ جب گیس کی قلت ہے تو باوجود قلت کے کمپریسر کے ذریعہ کھینچ کر دوسروں کے لیے مزید قلت پیدا کرنا دیگر صارفین کی حق تلفی ہے، نیز یہ کہ گیس کمپریسر کا استعمال قانوناً بھی جرم ہے، اس لیے اس کے استعمال سے اجتناب لازم ہے۔

اور یہ ’’الضرورات تبیح المحظورات‘‘ کے تحت جائز نہیں ہوسکتا، کیوں کہ فقہاء نے ضرورت کے تحت منظور کے ارتکاب کی وہاں اجازت دی ہے جہاں واقعی ضرورت ہو اور اس ضرورت کو پورا کرنے میں دوسرے کو نقصان نہ پہنچایا جائے، جیسا کہ حالتِ مخمصہ میں مردار کا کھانا، اِکراہ کی حالت میں کلمۂ کفر کہنا وغیرہ، جبکہ مذکورہ مسئلہ میں اولاً تو ضرورت کا تحقق ہی نہیں ہو رہا اور پھر اس میں ایک فرد اپنی سہولت کے حصول کے لیے دیگر صارفین کو تکلیف دے رہا ہے۔

مزید یہ کہ فقہاء نے جہاں ’’الضرورات تبیح المحظورات‘‘ کا قاعدہ ذکر کیا ہے، وہیں ’’الضرر لایزال بالضرر‘‘ کا قاعدہ بھی ذکر کیا ہے، یعنی لاحق ہونے والے ضرر کا ازالہ کسی اور کی ضرر رسانی کے ذریعہ جائز نہیں ہے، مثلاً ایک آدمی مضطر ہے، بھوکا ہے اور اس کے ساتھ ایک اور مضطر ہے جس کے پاس کھانا ہے تو پہلے والے مضطر کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے کہ وہ دوسرے مضطر کا کھانا کھائے۔

اور پھر اس میں قانون کی خلاف ورزی کا گناہ بھی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا ہی ضروری ہے، اور اس کا ارتکاب کرنے والا الاحرام کا ارتکاب کرنے والا ہوگا۔ سنن ابن ماجہ میں ہے:

’’عن أبي صرمة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من ضار أضر الله به، و من شاق شق الله عليه.‘‘(سنن ابن ماجة، ج:۲، ص:۷۸۵، کتاب الأحكام، باب من بنى في حقه ما يضر بجاره، ط: دار إحياء الكتب العربية)

’’فيض القدير‘‘ میں ہے:

’’(لا ضرر) أي لا يضر الرجل أخاه فينقصه شيئاً من حقه (ولا ضرار) ... وفيه تحريم سائر أنواع الضرر إلا بدليل لأن النكرة في سياق النفي تعم.‘‘

(فيض القدير للمناوي، ج:٦، ص:٤٣١) حرف ”لا“ برقم: ١٣٤٧٤، ط: المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

اور ’’الأشباه والنظائر لابن نجيم‘‘ میں ہے:

’’الضرورات تبيح المحظورات ومن ثم جاز أكل الميتة عند المخمصة، وإساغة اللقمة بالخمر، والتلفظ بكلمة الكفر للإكراه وكذا إتلاف المال، وأخذ مال الممتنع من الدين بغير إذنه ودفع الصائل، ولو أدى إلى قتله .

وزاد الشافعية على هٰذه القاعدة بشرط عدم نقصانها ... ولكن ذكر أصحابنا رحمهم الله ما يفيده؛ فإنهم قالوا: لو أكره على قتل غيره بقتل لا

یرخص له، فإن قتله أثم ؛ لأن مفسدة قتل نفسه أخف من مفسدة قتل غيره.‘‘ (الأشباه والنظائر لابن نجيم، ص: ۸۵، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

وفيه أيضا:

’’الضرر لا يزال بالضرر ... وكتبنا في شرح الكنز في مسائل شتى ... ولا يأكل المضطر طعام مضطر آخر ولا شيئا من بدنه .‘‘

(الأشباه والنظائر لابن نجيم، ص: ۸٦، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	خلیل اللہ
الجواب صحیح		تخصصِ فقہِ اسلامی
محمد عبد القادر		جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....